إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۱۲۵ | مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸- اپریل بوقت تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل شام سر درد کا دورہ ہوا۔ جس سے رات بھر تکلیف رہی۔ لیکن آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ✣

۱۶- اپریل مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی ✣

مجلس مشاورت میں دن رات کی مصروفیت کے باعث ۱۸- اپریل کو مرکزی دفاتر میں تعطیل کی گئی ✣

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کے عذاب سے بچنے کا طریق

(رقم فرمودہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء)

"اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ نا راستی پر ہے۔ مگر وُہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا۔ اور بد زبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا۔ اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے۔ اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گزارہ کرتا ہے۔ وُہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مواخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دُنیا میں خدا تعالےٰ جو کریم و رحیم ہے۔ دُوسروں کی نسبت اس پر رحم کرے گا۔ آیت قرآنی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے قہری عذاب نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے۔ جو خلقت کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے اور یہ عذاب اسکی تصدیق کیواسطے قہری نشانات ہوتے ہیں۔ اسوقت بھی خدا کا ایک رسُول تمہارے درمیان ہے۔ جو مدت سے تمکو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو۔ اور ایمان لاؤ۔ تاکہ نجات پاؤ۔" (الحکم ۲۴ اپریل)

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ایران میں تبلیغ

مرزا برکت علی صاحب جو آبادان سے رخصت لے کر قادیان پہنچ گئے ہیں۔ ایک تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

۵- مارچ کو اصفہان میں میں نے ایک یہودی کلرک کو تحفہ امیر کابل کتاب مطالعہ کے لئے دی۔ جو اس نے بہت پسند کی۔ ایک ارمنی عیسائی کو بائیبل کے اختلافات بتائے سنکر بہت حیران ہؤا۔ اور اپنے بڑے پادری سے میرے دلائل کا جواب طلب کرنے کا وعدہ کیا۔ دارخوین میں دو روز ٹھیرا۔ اور ایک ڈاکٹر صاحب کو خوب تبلیغ کی۔ جابائے دلائل کے وہ بہت حد تک قائل ہو چکے ہیں۔ آبادان میں بھی خوب تبلیغ کی گئی۔ ایک ہندوستانی افسر کے مکان پر سات آٹھ آدمیوں کی موجودگی میں صداقت مسیح موعود علیہ السلام وفات مسیح۔ اور اجرائے نبوت پر چار گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ایک اور صاحب کے مکان پر بھی ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کیا اتنے ہی لوگوں کی موجودگی میں گفتگو ہوئی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہؤا ۔

سیالکوٹ میں تبلیغی ہفتہ

محمد بشیر صاحب سیکرٹری تبلیغ سیالکوٹ لکھتے ہیں۔ ۲۵- لغایت ۳۰ مارچ ۱۹۳۳ء یہاں تبلیغی ہفتہ منایا گیا۔ پہلے روز مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی۔ سامعین میں ہندو مسلمانوں کی کافی تعداد تھی مستورات بھی موجود تھیں۔ بعض ہندو دوستوں نے اعتراضات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ ۲۶- مارچ کو مولوی محمد سلیم صاحب نے کسر صلیب کے موضوع پر ایک پر اثر تقریر کی۔ اور اس کا صحیح مفہوم بتایا۔ اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ایک عیسائی نے مسلمانوں کو اشتعال دلانا چاہا۔ مگر ناکام رہا۔ اسی روز بعد نماز مغرب گیانی صاحب امرتسری نے لیکچر دیا۔ جو دلچسپی سے سنا گیا۔

۲۸- مارچ کو کرشن اوتار کی آمد ثانی کی علامات کے موضوع پر مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی۔ چند ایک پنڈت بھی شامل تھے۔ ایک پنڈت صاحب نے اختتام پر وقت مانگا۔ جو دے دیا گیا۔ لیکن انہوں نے بے سر و پا تقریر شروع کر دی۔ اور جب حوالہ جات طلب کئے گئے۔ تو بعد میں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ آخر خود ہی پانچ منٹ کے بعد بیٹھ گئے۔ اور حوالہ جات کے مطالبہ پر اٹھ کر چلے گئے۔ ۲۹- مارچ کو مولوی محمد سلیم صاحب نے اس عنوان پر کہ "حیات مسیح کے عقیدہ نے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا" مبسوط تقریر کی۔ ۳۰- کو امکان نبوت بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مولوی دل محمد صاحب نے تقریر کی۔ اس پر بعض اعتراضات کئے گئے۔ جن کے تسلی بخش جواب مولوی صاحب نے دیئے۔ آخری روز میں نے صداقت مسیح موعود پر تقریر کی ۔

اس تبلیغی ہفتہ نے احمدیت کے متعلق لوگوں میں خاص احساس پیدا کر دیا ہے۔ ہندو و مسلمان اس اثر کو زائل کرنے کے لئے جلسے کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں جماعت کے دوستوں میں تبلیغ کے لئے غیر معمولی سرگرمی اور جوش پایا جاتا ہے ۔

جاوا میں تبلیغ

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ جاوا کوتہ راجہ سے ۲۸- مارچ کو لکھتے ہیں:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک عیسائی سے تحریری گفتگو ہوتی رہی۔ ۱۷۲ صفحہ کا ایک مضمون لکھ کر ثابت کیا گیا۔ کہ استثنا 15/18 کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے۔ بعض اور اعتراضات کے بھی جواب دیئے گئے۔ اور بائیبل کو غیر الہامی ثابت کیا گیا۔ Batoe Kebenaran کا دوسرا نمبر شائع ہؤا۔ جس میں احمدیت اور اسراء سے متعلقہ مسائل کے متعلق ۱۴ مضامین درج ہیں۔ اکثر دوستوں کے خطوط کے جواب دیئے گئے۔ آٹھ نو دوست دار التبلیغ میں آئے۔ اور ان سے مختلف مضامین پر گفتگو ہوتی رہی۔ احمدی دوستوں کا دو تین دفعہ اجتماع ہؤا۔ آٹھ نو اصحاب کے گھروں پر جا کر ان سے تبلیغی گفتگو کی۔ اللہ تعالے کے فضل سے اس عرصہ میں احمدیوں میں ایک کا اضافہ ہؤا۔ جو وکالت کرتا ہے۔ بعض اور لوگ بھی متوجہ ہیں ۔

اعلان نکاح

(۱) ۱۷- اپریل ۱۹۳۳ء بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرزا محمد حسین صاحب احمدی کلرک راولپنڈی آرسنل کا نکاح امۃ الہی ہمشیرہ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سے بعوض پانصد روپیہ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو ۔

(۲) ۱۸- اپریل ۱۹۳۳ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے سید کرم شاہ صاحب کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر نامرہ بیگم صاحبہ بنت مرزا محمود بیگ صاحب گوجرہ سے پڑھا۔ خدا تعالے مبارک کرے ۔

حضرت ام المومنین رض کے لئے دعائے صحت کی جائے

کچھ دنوں سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت پھر علیل ہے۔ آپ کا ارشاد ہے۔ کہ اخبار میں دعا کے لئے اعلان کیا جائے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے آپ کو صحت بخشے ۔

مسلمانان علاقہ تھکیالہ پڑاوا (پونچھ) کا اظہار تشکر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی ہدایات کے ماتحت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بحیثیت نمائندہ کشمیر کمیٹی علاقہ تھکیالہ پڑاوا سے تعزیری اور کسٹم چوکیوں کے اٹھائے جانے کے لئے جو کامیاب جد وجہد کی۔ اسے اس علاقہ کے باشندوں نے اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھا۔ اور اپنے مصائب اور مشکلات میں بہت حد تک کمی محسوس کی ہے ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس علاقہ کے مسلمانوں نے عید کی نماز کے بعد ایک جم غفیر میں جس میں معزز اور سرکردہ اصحاب بھی بکثرت شریک تھے۔ جلسہ منعقد کیا جس میں چوکیوں کے ہٹائے جانے کی خوشی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا پُر اخلاص الفاظ میں شکریہ ادا کیا گیا نیز جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی مساعی کے متعلق بھی شکر گزاری کا اظہار کیا گیا ۔

ایک احمدی نوجوان کی شاندار کامیابی

دی سوسائٹی فار پروموٹنگ سائنٹفک نالج لاہور کے زیر اہتمام ہر سال جنرل سائنس کا امتحان ہوتا ہے۔ اور کامیاب امیدواروں میں سے اول رہنے والے کو پچاس روپے کا سنہری میڈل دیا جاتا ہے۔ امتحانی سوالات کا معیار بہت بلند ہوتا ہے۔ احباب کو یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ اس سال کا سنہری میڈل ہمارے عزیز چوہدری عبدالاحد صاحب تھرڈ ایر کلاس پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور نے حاصل کیا ہے موصوف قابل مبارکباد ہے۔ اور خصوصاً اس لئے کہ ان کے علاوہ باقی سب امیدوار گریجوایٹ تھے۔ اور ان میں اکثر ایم۔ ایس۔ سی وغیرہ تھے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالے ہمارے عزیز کی اس کامیابی کو ان کی آئندہ ترقیات کے لئے پیش خیمہ بنائے ۔

خاکسار چوہدری خوشی محمد۔ بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر) لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

جدّہ مکّہ ریلوے

سلطان ابن سعود کا ایک ذی رسوخ مسلمان تاجر کے ساتھ معاہدہ

مملکت حجاز میں اصلاحات کا نفاذ

سلطان ابن سعود نے گزشتہ سات سالہ عہدِ حکومت میں سرزمین حجاز میں جو اصلاحات نافذ فرمائیں۔ اور جس بیدار مغزی۔ تدبّر اور دانشمندی سے کام لے کر انہوں نے رعیت کی فلاح وبہبود کا خیال رکھا۔ اس کا ذکر اگرچہ تفصیل کا مقتضی ہے۔ مگر اجمالی رنگ میں اس قدر لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان اصلاحات سے پیشتر حجاز کی مقدس سرزمین ہر اعتبار سے زمانۂ جاہلیت کا رنگ اختیار کر چکی تھی۔ ملکی امن مفقود تھا۔ اور اخلاقی حدود سے لوگ تجاوز کر چکے تھے۔ جان۔ مال اور آبرو کا احترام ناپید تھا۔ حاجیوں کے قافلے لوٹے جاتے۔ حفظانِ صحت سے لاپرواہی برتی جاتی۔ پانی کا انتظام نہایت ناقص تھا۔ اشیاء خورد و نوش عموماً گراں بکتیں۔ بدنظمی عام تھی۔

ترکی حکومت اور شریفی عہد

ترکی حکومت نے اگرچہ حتی المقدور ان تمدنی خرابیوں کو دُور کرنے کی کوشش کی۔ مگر اسے کامیابی نہ ہوئی۔ اور بعد ازاں شریفی عہد میں تو حالات اور بھی خراب ہو گئے۔

سلطان ابن سعود کی مساعی جمیلہ

سلطان ابن سعود نے ۸۔ جنوری ۱۹۲۶ء کو ملک الحجاز ہونے کا اعلان کیا اور تمام حکومت اپنے ہاتھ میں لیتے ہی حجاز میں قیامِ امن کے لئے اپنی تمام تدابیر صرف کر دیں۔ یہاں تک کہ اب بدوؤں میں بھی اصلاح کے آثار پائے جاتے ہیں۔ بعد ازاں آپ نے ایک مجلس تفتیش قائم کی جس نے ایک مفصل رپورٹ مرتب کی۔ اور اپنی سکیم میں ان اصلاحات کا مسودہ پیش کیا۔ جو تعلیم سے۔ عدالتوں سے۔ حفظانِ صحت سے۔ محکمۂ امور عامہ یا تعمیرات سے۔ ڈاک سے۔ تار اور ٹیلیفون وغیرہ محکموں سے متعلق تھیں ان کے ماتحت سلطان ابن سعود نے اپنی مملکت میں اصلاحات کا نفاذ شروع کیا۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ حجاز میں موٹریں چلتی ہیں۔ تلغرافات۔ ٹیلیفون۔ لاسلکی بجلی۔ اور کارخانہ ہائے برف سازی و پارچہ بافی روز بروز ترقی پر ہیں۔ تعلیمی حالت بہتر ہو رہی ہے عدالتی انتظام باقاعدہ بنایا جا رہا ہے۔ آسائش حجاج کے انتظامات پایۂ تکمیل کو پہونچ رہے ہیں۔ غرض ہر لحاظ سے یہ خطہ دنیا کے متمدن ممالک کی ہمسری کرنے کے قابل بن رہا ہے۔

ریلوے لائن کی تعمیر کی تجویز

یہ تمام اصلاحات اگرچہ بے حد قابلِ قدر ہیں۔ مگر ابھی تک ان امور میں ریلوے لائن کی تعمیر کی کمی تھی۔ اور ہر شخص اس کمی کو نمایاں طور پر محسوس کر رہا تھا۔ لیکن موثق اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سلطان ممدوح کے ہاتھوں اس کمی کے پورا ہونے کا وقت بھی قریب آ گیا ہے۔

ایک مدراسی تاجر کے ساتھ معاہدہ

معاصر "ام القریٰ" جو مکہ معظمہ کا سرکاری اخبار ہے۔ اس کی اطلاع کے مطابق سلطان ابن سعود اور مدراس کے ایک مسلمان تاجر سید عبد القادر جیلانی کے مابین جدہ اور مکہ معظمہ کے درمیان ریلوے کی تعمیر کے لئے ایک معاہدہ طے ہوا ہے۔ مدراسی تاجر نے سلطان موصوف سے یہ اجازت حاصل کر لی ہے۔ کہ وہ مشترک راس المال کی ایک کمپنی قائم کر کے جلد سے جلد یہ کام شروع کر سکے۔ اس معاہدہ کی رُو سے چند ماہ تک اس ریلوے کی تعمیر شروع ہو سکے گی۔ اور تین سال کے اندر کام مکمل کر دیا جائیگا۔

معاہدہ کی تفصیلات

معاہدہ کا ضروری ملخص حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ایک خالص اسلامی کمپنی قائم کی جائے گی۔ جس کے حصہ دار تمام تر مسلمان ہونگے۔ تاکہ جدّہ اور مکّہ کے مابین ریلوے تعمیر کی جائے۔

۲۔ کمپنی کا سرمایہ پچاس لاکھ روپیہ ہو گا۔ جس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ سرمایہ ایک لاکھ حصوں پر منقسم ہو گا ہر حصہ کی قیمت پچاس روپیہ ہو گی۔

۳۔ شروع میں کمپنی کا اصل دفتر ہندوستان میں ہو گا۔ اور جب ریلوے بن جائے گی۔ تو حجاز میں منتقل ہو جائے گا۔

۴۔ کمپنی کے حصوں میں سے ایک تعداد حکومت اور باشندگان حجاز کے لئے خاص کر دیجائیگی۔

۵۔ کمپنی کے ہاتھ میں ریلوے کا ٹھیکہ پچاس برس رہے گا۔

۶۔ ریلوے لائن۔ اور گاڑیاں جدید ترین قسم کی عمدہ ہوں گی۔

۷۔ ریلوے لائن ساحل جدہ تک ہو گی۔

۸۔ کمپنی حکومت کو دس لاکھ روپیہ اقساط دے گی۔ ہر قسط دو لاکھ روپیہ ماہوار کی ہو گی۔ اور رجب ۱۳۵۳ھ سے شروع ہو کر ذیقعد ۱۳۵۳ھ میں ختم ہو جائے گی۔ یہ تمام رقم کمپنی اس عرصہ میں سے پانچ فیصدی کے حساب سے واپس لیگی۔ جو کمپنی کے نفع میں حکومت کو ہو گا۔

۹۔ رجب ۱۳۵۲ھ سے ریلوے لائن کی تعمیر شروع ہو جانی چاہیئے۔ اگر ذوالحج ۱۳۵۲ھ تک لائن شروع نہ کی گئی تو حکومت کو حق ہو گا کہ چاہے تو ٹھیکہ منسوخ کر دے۔ لیکن کمپنی کو حق نہ ہو گا۔ کہ جو رقم حکومت کو دے چکی ہے۔ واپس طلب کرے۔

۱۰۔ رجب ۱۳۵۴ھ تک ریلوے جاری ہو جائے۔ اگر سخت مجبوریاں مانع آ جائیں۔ تو حکومت زیادہ سے زیادہ ذوالحج ۱۳۵۴ھ تک مزید مہلت دیگی۔

۱۱۔ حکومت کمپنی کو ریلوے بنانے کے لئے زمین مفت دے گی۔ لیکن اگر کوئی زمین کسی باشندے کی ملکیت ہو گی تو کمپنی کو خریدنا پڑے گی۔

۱۲۔ ریلوے کی کشادگی۔ اور وہ زمین جس سے حکومت ریلوے کا گزرنا منظور کرے گی۔ اور سٹیشنوں وغیرہ کی جائے وقوع یہ تمام باتیں ماہرین کی کمیٹی حکومت کی منظوری سے طے کرے گی۔

۱۳۔ ریلوے میں تمام کام کرنے والے حجاز ہی کے لوگ ہونگے بجز ان ماہروں کے جو یہاں موجود نہ ہوں۔ انہیں باہر سے بلایا جائے گا۔

۱۴۔ ٹھیکہ کی مدت ختم ہو جانے کے بعد ریلوے اور تمام متعلقہ سامان حکومت کی ملکیت بن جائے گا۔ مگر سب چیزیں اس وقت اچھی حالت میں حکومت کے سپرد کرنی پڑیں گی۔

۱۵ کمپنی تمام معاملات میں حجاز کے قوانین کے ماتحت ہوگی اور اگر حکومت سے اس کا اختلاف ہو جائے گا - تو مقامی عدالتوں میں ہی چارہ جوئی ہو سکے گی ۔

۱۶ - ریل میں ایک گاڑی خاص رہے گی - جو مفت ڈاک لے جایا کرے گی ۔

۱۷ - ہر چوبیس گھنٹہ میں کم از کم ایک مرتبہ جدہ سے مکہ اور مکہ سے جدہ ریل ضرور جائے گی ۔

۱۸ - کمپنی کے حسابات ٹکٹ اور حکومت و پبلک سے تمام معاملات عربی زبان میں ہونگے ۔

۱۹ - کمپنی کا انتظامی سٹاف اس طرح بنایا جائے گا - کہ اس کے آدھے ارکان حکومت اور حجاز کے حصہ دار منتخب کریں گے اور باقی آدھے ارکان کمپنی کے بیرونی حصہ دار - اس سٹاف میں حکومت کا ایک عہدہ دار بھی رہ سکتا ہے ۔

۲۰ - کمپنی کے جملہ کام جو انتظام وغیرہ سے متعلق ہونگے - حکومت کی منظوری اُن کے لئے پہلے سے لے لینا ضروری ہے ۔

۲۱ - حکومت کو حق ہوگا - کہ ریل گاڑیوں کی جب چاہے تلاشی لے سکے ۔

۲۲ - کمپنی کے لئے ضروری ہوگا - کہ اپنے حصے مسلمانوں ہی کے ہاتھ فروخت کرے - اور غیر مسلموں کے ہاتھ میں کسی طرح جانے نہ دے - نیز ضروری ہوگا - کہ حصے سب سے پہلے حجازیوں کے سامنے پیش کرے - اور ان کی خریداری یا عدم خریداری کے بعد باہر کے مسلمانوں سے رجوع کرے ۔

بعض اور معلومات

اس ریلوے کی تعمیر مسلمانانِ عالم کے لئے کس قدر ضروری ہے - اس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مکہ معظمہ سے جدہ تک ۴۵ میل کا فاصلہ ہے - اور آج کل اس سفر کو موٹریں طے کرتی ہیں - جو تقریباً چار گھنٹہ میں جدہ سے مکہ تک پہونچ جاتی ہیں - لاری میں ایک نشست کا کرایہ بائیس روپے فی حاجی مقرر ہوتا ہے - اور جو حاجی اس قدر خرچ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے - وہ اونٹوں پر سفر کرتے ہیں - اور ان کا فی سواری کم از کم گیارہ روپے کرایہ صرف ہوتا ہے - اونٹ پر یہ سفر دو دن میں طے ہوتا ہے - اگر ریل بن گئی - تو پھر تھرڈ کلاس میں ایک حاجی کا کرایہ ایک دو روپے سے زیادہ نہ ہوگا - جدہ مکہ ریلوے کی تجویز کامیاب ہونے کے بعد مکہ اور مدینہ ریلوے کی صورت بھی نکل آنے کی توقع کی جاتی ہے - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ۲۷۵ میل کا فاصلہ ہے - لاری میں ایک نشست کے لئے ۱۸۳ - روپے کرایہ مقرر ہے - اور اونٹ پر ایک سو روپیہ جو بہت ہی زیادہ ہے - اور اسی وجہ سے اکثر حاجی مدینہ منورہ کی زیارت سے محروم رہتے ہیں ۔

ان حالات میں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں - ہر شخص سمجھ سکتا ہے - کہ حجاز میں ریلوے کا بننا مسلمانانِ عالم کے لئے کس قدر سہولت اور آسانی کا باعث ہو سکتا ہے - یہ خیال کہ ریلوے کو خسارہ رہے گا - کسی طرح بھی صحیح نہیں - کیونکہ تخمیناً دو لاکھ حاجی ہر سال حجاز جاتے ہیں - اور ہندوستان سے بھی آج کل کی اقتصادی بدحالی کے باوجود تیرہ چودہ ہزار آدمی جاتے ہیں - اس کے علاوہ عرب میں آمد و رفت زیادہ تر جدہ ہی کے راستے ہوتی ہے - اس لئے موسم حج کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی ریلوے سے نفع حاصل ہوتا رہے گا - اور اگر اس قسم کی سہولت ایک دفعہ پیدا ہو جائے - تو ہر سال حاجیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا ۔

کامیابی کی دُعا

ہمیں یقین ہے - کہ یہ تجویز ضرور بار آور ہوگی - سوال صرف یہ ہے - کہ کس زمانہ میں اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے - اگر سلطان ابن سعود اس ریل کے بنانے میں کامیاب ہو جائیں - تو ان کے نام کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جائے گی - اور وُہ بے شمار انسانوں کی دعاؤں کے مستحق ہونگے ۔

واذا العشار عطلت کی پیشگوئی کی تکمیل

ہم جدہ مکہ ریلوے کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اس پیش گوئی کی طرف توجہ دلاتے ہیں - جس کا گذشتہ پرچہ میں بھی ذکر کیا جا چکا ہے اور جس کے متعلق قرآن کریم میں یہ الفاظ آتے ہیں واذا العشارِ عطلت - یعنی آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہے - سواری کے لحاظ سے اونٹنیاں بیکار ہو جائیں گی - کیونکہ سواری کے لئے اور سامان پیدا ہو جائیں گے - دُنیا کے اکثر حصوں میں ریلوں کا جال پھیل چکا - اور واذا العشار عطلت کا نظارہ لوگوں کا کثیر حصہ دیکھ چکا ہے - اب ارض حجاز میں بھی خدا کا یہ چمکتا ہوا نشان پورا ہونے والا ہے - اور ہر حاجی جدہ سے مکہ جانے کے لئے ریل گاڑی میں سوار ہو کر اس پیشگوئی کی صداقت کا شاہد بننے والا ہے - کاش لوگوں کو معلوم ہو - کہ خدا کا مسیح موعودؑ آ چکا ۔

مسلمانانِ سلطان پور و رحمن پور کے مصائب

سُلطان پور و رحمن پور دو گاؤں متصل ریلوے سٹیشن جلّو ضلع لاہور واقعہ ہیں - جن میں ڈیڑھ ہزار کے قریب مسلمانوں کی آبادی ہے - ان ہر دو مواضع کی اراضی میاں محمد سلطان صاحب مشہور ٹھیکہ دار لاہور کو حکومت کی طرف سے ۱۸۶۴ء میں عطا ہوئی تھی - اور انہوں نے جن مسلمانوں کے ذریعہ یہ زمین آباد کرائی - وُہ ان مواضع میں سکونت پذیر چلے آتے ہیں - لیکن جب میاں محمد سلطان کاروبار میں ناکامی کی وجہ سے پچیس چھبیس لاکھ روپیہ کے مہاراجہ صاحب جموں کے مقروض ہو گئے - تو یہ دونوں گاؤں مہاراجہ صاحب کے قبضہ میں آ گئے - اور اس طرح ان گاؤں کے مسلمان آباد کار مہاراجہ صاحب کی رعایا بن گئے - اس تغیر کی وجہ سے انہیں بہت سی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا - جنہیں وُہ برداشت کرتے رہے - لیکن موجودہ منیجر صاحب کشمیر سٹیٹ پراپرٹی کے زمانہ میں انہیں بے حد تنگ کیا جا رہا ہے - کارندے سرکاری لگان کے علاوہ ان غریب لوگوں سے بہت سا روپیہ بطور رشوت یا نذرانہ وصول کرتے رہتے ہیں - اور جو شخص معذوری ظاہر کرے اسے زمین سے بے دخل کر دیا جاتا ہے - اور اس کی زمین دیگر مواضعات کے سکھوں کو دے دی جاتی ہے - چنانچہ اس وقت تک حدود سٹیٹ سے باہر کے بہت سے سکھوں کو مزارعان کے طور پر زمین دی جا چکی ہے - مسلمان مزارعین سے زمین چھیننے کا بہانہ لگان کی باقیداری بتایا جاتا ہے - حالانکہ جن نئے اشخاص کو زمین دی گئی ہے - ان کے ذمہ قریباً تین ہزار لگان سرکاری کا بقایا ہے - اور بہت سی رقوم زائد المیعاد ہو چکی ہیں اس کے مقابلہ میں قدیمی مسلمان مزارعین کے ذمہ قطعاً اتنا لگان باقی نہیں ہے ۔

مسلمان مزارعین اپنی ناقابل برداشت مصائب کے متعلق کئی بار منیجر صاحب کشمیر سٹیٹ پراپرٹی کو درخواستیں دے چکے ہیں - مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی - یہ لوگ ریاست جموں کے مشیر مال صاحب کی خدمت میں بھی عرض کر چکے ہیں - کہ انہیں باقاعدہ ریاست کی رعایا قرار دے کر وُہ حقوق دیئے جائیں - جو ریاست میں مزارعین کو حاصل ہیں - لیکن اس طرف بھی تاحال کوئی توجہ نہیں کی گئی - حال میں مہاراجہ صاحب بہادر اور پرائم منسٹر صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہو کر بھی عرض کی گئی - اور نقد مالکانہ مقرر کرنے کے لئے گذارش کی گئی - مگر اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا ۔

یہ مسلمان نہایت امن پسند - قانون کے پابند اور ریاست کے بہی خواہ ہیں - اور چاہتے ہیں - کہ اپنے یہ تعلقات پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور استوار بنائیں - لیکن کارندوں کی بے انصافی اور تشدد کی وجہ سے سخت نالاں ہیں - اور اسی وجہ سے مہاراجہ بہادر اور ان کے ذمہ دار افسروں سے انصاف کے طلبگار ہیں - ایسے قدیمی ۴ باشندوں کی عرض داشتوں پر ضرور غور ہونا چاہیئے - جنہوں نے محنت و مشقت سے اس زمین کو نفع رساں بنایا - اور جو اپنی زندگی اسی جگہ بسر کرنا چاہتے ہیں - ان کو نکال کر نئے لوگوں کو آباد کرنا حد درجہ کی بے انصافی ہے - جس کا صاف ثبوت یہ ہے - کہ سکھ کارندے مسلمانوں سے زمینیں چھین کر سٹیٹ سے باہر کے سکھوں کو دے رہے ہیں - ریاست کے اعلےٰ حکام کو اس طرف جلد متوجہ ہونا چاہیئے - اور خود مہاراجہ بہادر کو مظلومین کی دادرسی کرنی چاہیئے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے فتح مقدّر ہو چکی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

فلسفیوں میں اس بات پر اختلاف ہے۔ کہ آیا وہ چیزیں جو دنیا میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ خواہ وہ دیکھی جانے والی یا چھوئی جانے والی سنی جانے والی یا سونگھی جانے والی چیزوں میں سے ہیں۔ ان کا وجود اصلی ہے یا شکی۔ اور اس خیال پر اس قدر بحثیں ہوئی ہیں۔ کہ بعض لوگ تو

حقائق اشیاء کے کلی طور پر منکر

ہو گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی چیز نہیں۔ اگر ہے تو محض انسانی احساس۔ ورنہ جو کچھ ہے۔ وہ سب وہم ہی وہم ہے۔ پرانے زمانہ میں ان لوگوں کو سوفسطائی اور ان کے عقیدہ کو سفسطہ کہتے تھے۔ اور ان کے متعلق ایک قصہ مشہور ہے۔ کہ ہندوستان کے بادشاہوں میں سے ایک کے پاس اسی عقیدہ کا ایک آدمی آیا۔ اس کا یہی دعوےٰ تھا۔ کہ ہم جو کچھ دیکھتے ہیں۔ یہ سب وہم ہے۔ مختلف لوگوں نے اس سے گفتگو کی۔ مگر اس کا جواب دینے سے عاجز رہے۔ آخر بادشاہ کو ایک تدبیر سوجھی۔ اور اس نے کہا۔ اچھا میں اسے سمجھاتا ہوں۔ اس نے اسے ایک جگہ کھڑا کر کے ایک مست ہاتھی لانے کا حکم دیا۔ اور خود اردگرد چھتوں پر محفوظ جگہ بیٹھ گئے۔ اور ایک دیوار کے ساتھ ایک سیڑھی بھی لگا دی۔ جب ہاتھی نے اس پر حملہ کیا۔ تو وہ بھاگ کر سیڑھی پر چڑھنے لگا۔ اس پر بادشاہ نے [illegible] اسے قائل کر لوں گا۔ اسے کہا۔ کہ بھاگتے کیوں ہو۔ ہاتھی وغیرہ کچھ نہیں محض وہم ہے۔ وہ بھی اپنے علم کا پکا تھا۔ کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت بھاگ کون رہا ہے۔ یہ بھی وہم ہی ہے۔ گویا اس خیال میں لوگوں نے اس قدر ترقی کی۔ کہ

ہر چیز کی حقیقت کا انکار

کر دیا۔ اور وہی چیز جو کسی زمانہ میں سفسطہ کہلاتی تھی۔ اب اسی بیہودگی اور لغویت کا نام

برکلے کا فلسفہ

ہے۔ گویا اسے ایک اور رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس میں شبہ ہی کیا ہے۔ کہ سب کچھ ہمارا اپنا وہم ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ایک چیز کو ایک شخص سفید دیکھتا ہے۔ اور دوسرا زرد۔ گویا مختلف چیزیں مختلف نگاہوں میں مختلف طور پر نظر آتی ہیں۔ اور یہ اسی لئے ہے۔ کہ حقیقت میں وہ کچھ نہیں۔ محض اپنے

واہمہ کا انعکاس

ہے۔ اور اس زمانہ میں سائنس کے حملہ سے بچنے کے لئے عیسائیت نے اسی فلسفہ کو اختیار کیا ہے۔ جب سائنس نے بعض ایسی تعلیمات پیش کیں۔ جنکی

عیسائیت پر زد

پڑتی ہے۔ تو پادریوں نے برکلے کے فلسفہ کے ماتحت ہی پناہ لی۔ اور کہدیا۔ کہ سائنس کیا ہے۔ موجودات و مشاہدات سب وہم ہیں۔ اور حقائق پر ان کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن بعض لوگوں نے اس کے الٹ اس بات کو لیا ہے۔ کہ موجودات جو ہمیں نظر آتی ہیں۔ یہی

قطعی اور یقینی چیز

ہیں۔ اور انسانی دماغ جن چیزوں کو سوچتا ہے۔ وہ سب ظنی اور وہمی ہیں۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونو قسم کے خیالات اپنے اندر سچائی رکھتے ہیں۔ ہر چیز اپنی ذات میں کچھ نہیں۔ محض اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور

کن کا انعکاس

ہے۔ اور اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ انسان غلطی کرتا ہے چیز کچھ ہوتی ہے۔ اور وہ کچھ سمجھتا ہے۔ پس

سچائی دونوں کے درمیان

ہے۔ اور در حقیقت دونوں چیزوں کی صحت سے سچائی پیدا ہوتی ہے۔ سورج موجود ہے مگر اندھی آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی۔ پھر بینا آنکھ بے شک اسے دیکھ سکتی ہے۔ مگر تاریکی میں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ آنکھ میں دیکھنے کی طاقت نہیں۔ طاقت تو موجود ہے۔ مگر بیرونی روشنی کے بغیر اس سے کام نہیں لیا جا سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہی قانون مقرر فرمایا ہے۔ کہ دو چیزیں ملکر علم پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وہ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے

ہر چیز کا جوڑا

پیدا کیا ہے۔ اسی طرح علم کے لئے بھی جوڑا ہے۔ باہر کی چیزیں جب دماغ سے ملتی ہیں۔ تو علم پیدا ہوتا ہے علم کیا چیز ہے؟ یہ در اصل بچہ ہے۔ جو انسانی دماغ اور باہر کی چیزوں کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے دماغ میں نقص ہو۔ وہ باہر کی چیزوں سے غلط نتائج اختیار کر لیتے ہیں اور جب باہر کی چیزوں میں نقص ہو۔ تو ذہن اس کی تکمیل نہیں کر سکتا۔ اور اس وقت بھی غلط نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ صحیح نتائج وہی لوگ اخذ کر سکتے ہیں۔ جن کے دماغ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تکمیل عطا ہوتی ہے۔ اور نظر صاف کی جاتی ہے وہی صحیح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ

انبیاء یا ان کے اظلال

یعنے اولیاء اللہ جن باتوں کو دیکھیں گے۔ دوسرے انہیں دیکھ نہیں سکتے۔ چیز موجود ہے۔ ایک کو نظر آتی ہے۔ مگر دوسرے کو نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ

آتھم کی پیشگوئی

کے موقع پر جب مخالفین نے ہنسی ٹھٹھا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس میں ایسی شرط تھی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے آتھم کو موت سے بچا لیا۔

تو نواب صاحب بہاولپور کی مجلس میں بھی ایک دن اس پر ہنسی کی جا رہی تھی۔ پیر غلام فرید صاحب چاچڑاں والے بھی جو نواب صاحب کے پیر تھے۔ وہاں موجود تھے۔ لوگ ہنسی کرتے رہے۔ اور وہ خاموش بیٹھے رہے۔ آخر نواب صاحب نے بھی اس میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ جب انہوں نے بھی تمسخرانہ انداز میں کوئی بات کہی۔ تو آپ بولے۔ آپ چونکہ نواب صاحب کے پیر تھے۔ اور یوں بھی مستغنی طبیعت کے آدمی تھے۔ اس لئے بات کہنے میں جھجکنے نہ تھے۔ آپ نے جوش سے کہا۔ کون کہتا ہے پیشگوئی غلط نکلی۔ کون کہتا ہے۔ آتھم زندہ ہے۔ وہ مر گیا۔ اور مجھے تو اس کی

لاش نظر آتی ہے

غرض یہ نگاہ اور تھی۔ بظاہر وہ زندہ تھا۔ مگر جن لوگوں کی نظر کو اللہ تعالیٰ نے تیز کیا تھا۔ ان کے لئے وہ زندہ نہیں۔ بلکہ مردہ تھا۔ کئی چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ایک ظاہر بین جس کی روحانی نظر کمزور ہو۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے ان کو نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ جب اندر اور باہر دونوں جگہ درستی نہ ہو۔ نتائج صحیح پیدا نہیں ہو سکتے پانی میں انگلی ڈالکر دیکھو ٹیڑھی نظر آئے گی۔ کیونکہ شعاعیں جس طرح ہوا میں سفر کرتی ہیں۔ اس طرح پانی میں نہیں کر سکتیں آنکھ وہی ہے۔ جو انگلی کو باہر دیکھتی تھی۔ اور انگلی بھی وہی ہے۔ لیکن پانی میں ڈال کر دیکھو۔ تو ٹیڑھی نظر آئے گی۔ اس قسم کے لوگوں نے کئی تماشے بنا رکھے ہیں۔ اور کئی تو انہیں اپنی غلطی سے معجزات سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ تو میں بتا رہا تھا کہ دونوں چیزوں کے صحیح ہونے سے صحیح نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ چیز بھی ٹھیک رکھی ہو اور نظر بھی صحیح طور پر ڈالی جائے پھر نتیجہ صحیح ہوگا۔ انبیاء جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ چند دن کی بات ہے۔ یہ سلسلہ خود بخود تباہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اپنی نظر کی کمزوری کیوجہ سے وہ ان

آسمانی فرشتوں

کو نہیں دیکھ سکتے۔ جو ان کی تائید کے لئے نازل ہو رہے ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کی نظر دس گز بیس گز سے زیادہ دور نہیں دیکھ سکتی۔ پھر بعض سو گز سے آگے نہیں دیکھ سکتے بعض دو سو گز سے آگے اور بعض میل سے آگے نہیں دیکھ سکتے۔ اب اگر ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر کوئی فوج ہو۔ تو وہ یہی کہیں گے۔ کہ ہماری تباہی کے کوئی سامان نہیں ہو رہے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کی نظر چونکہ کمزور ہے۔ اس لئے وہ دیکھ نہیں سکتے۔ تو جب بھی

کوئی نبی مبعوث

ہوتا ہے۔ آسمانی سامان چونکہ لوگوں کو نظر نہیں آتے۔ اس لئے وہ کہدیتے ہیں۔ کہ یہ چند دن کی بات ہے۔ لیکن انبیاء کو چونکہ خاص نظر عطا کی جاتی ہے۔ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ ان کی تائید کے لئے

آسمان سے فرشتوں کا نزول

ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کرم دین کی طرف سے گورداسپور میں جب مقدمہ چل رہا تھا۔ تو مجسٹریٹ کو آریوں نے ورغلایا۔ کہ مرزا صاحب کو ضرور سزا دیدو۔ کیونکہ ایسا موقعہ پھر نہیں ملے گا۔ اور سزا بھی تھوڑی دینا۔ جس کی اپیل نہ ہو سکے۔ اور وہ بھی اس کے لئے بالکل تیار تھا۔ بعض دوستوں کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا ذکر کیا۔ اور ڈرتے ڈرتے کہا۔ کہ ایسی متوحش خبر سنی ہے۔ اور معتبر ذریعہ سے سنی ہے۔ کیونکہ اس کا راوی ایک معتبر ہندو تھا۔ بعض ہندوؤں کو بھی

راستی سے الفت

اور پیار ہوتا ہے۔ اگرچہ بظاہر وہ اپنی قوم میں شامل رہتے ہیں۔ ایسے ہی ایک ہندو نے یہ بات بتائی تھی۔ وہ دوست سناتے ہیں۔ کہ جس وقت یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی گئی۔ آپ چارپائی پر کہنی کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ اور دوست اردگرد بیٹھے تھے۔ یہ بات سن کر آپ بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ آپ لوگ گھبراتے کیوں ہیں۔ کون ہے۔ جو

خدا کے شیر پر ہاتھ

ڈال سکے۔ وہ ایسا کر کے تو دیکھے۔ اب وہ ایک نگاہ تھی جسے اللہ تعالےٰ نے تیز کیا ہوا تھا۔ وہ دیکھ رہی تھی۔ کہ انجام کیا ہوگا۔ حالات وہی تھے۔ مگر آپ کو ایک کام چونکہ آسمان پر ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس لئے آپ بے فکر تھے لیکن دوسروں کو چونکہ یہ نظر حاصل نہ تھی۔ اور وہ ظاہری حالات کو ہی دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے ان کے اندر گھبراہٹ کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کا بھی ایک اسی قسم کا واقعہ ہے۔ جب آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں گئے۔ تو دشمن اس قدر سر پر آگیا۔ کہ ذرا سر جھکاتا۔ تو دیکھ سکتا تھا۔ غارِ ثور ایک اچھی کھلی جگہ ہے۔ اور باہر کھڑے ہو کر اگر دیکھا جائے۔ تو اندر بیٹھا ہوا آدمی صاف نظر آسکتا ہے۔ دشمن اس غار کے بالکل مونہہ پر کھڑا تھا۔ اور اتنا قریب کہ اگر ذرا بھی سر جھکائے۔ تو دیکھ لے۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ لیکن اپنی جان کے لئے نہیں بلکہ

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کیلئے

آپ نے سوچا کہ دشمن سر پر ہے۔ بظاہر اب پکڑے جانے میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ غار کا مونہہ کھلا ہے اور ہم بالکل سامنے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جانتے تھے۔ کہ یہ لوگ

خدا تعالےٰ کے تصرف کے ماتحت

ہیں۔ اس لئے آپ نے کہا۔ لا تحزن ان اللہ معنا۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر حضرت ابوبکرؓ سے بہت زیادہ دور رس اور تیز تھی۔ اس لئے وہ ان باتوں کو بھی دیکھ رہے تھے۔ جو حضرت ابوبکرؓ کو نظر نہ آتی تھیں یوں حضرت ابوبکر کی نظر بھی بہت تیز تھی۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک خطبہ میں بیان کیا۔ کہ اب مسلمانوں کے لئے

فتوحات کا زمانہ

قریب آگیا ہے۔ یہ سن کر آپ رونے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر کسی نے کہا۔ کہ دیکھو۔ بڈھے کی مت ماری گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فتوحات کی بشارت

دیتے ہیں۔ اور یہ رو رہا ہے۔ لیکن آپ نے بتایا۔ کہ جب امت کو فتح حاصل ہو جائے۔ تو

نبی کا کام ختم

ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسے اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ تم لوگ فتح پر خوش ہو۔ لیکن مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں خوشی ہوتی ہے۔ اور آپ کا یہ قیافہ صحیح نکلا۔ کیونکہ اس کے کچھ عرصہ بعد ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وفات پا گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو کچھ بیان کیا۔ یہ سنت اللہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھی ایک شخص نے بیان کیا۔ کہ یہ بات بہت گھبراہٹ کی ہے کہ

احمدیت کی فتح

جلد جلد نہیں ہوتی۔ اور بعض لوگوں نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملادی۔ لیکن آپ کے

چہرہ پر افسردگی کے آثار

ظاہر ہو گئے۔ اور فرمایا۔ جب فتح آجاتی ہے۔ تو پھر نبی کی ضرورت نہیں رہتی۔ ابھی جماعت کی تربیت کا کام باقی ہے جب یہ ختم ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالےٰ فتوحات کے دروازے بھی کھول دیگا۔ تو حضرت ابوبکرؓ کی نگاہ بے شک بہت صحیح تھی۔ اس نے وہ کچھ دیکھا۔ جو اور نہ دیکھ سکتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر سی تیزی اس میں بھی نہ تھی۔ اس لئے غار ثور میں آپ کو گھبراہٹ کا ہونا لازمی تھا غرض

دنیا کے ظاہری حالات

حقیقت نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ بعض فلسفی تو انہیں کوئی قیمت ہی نہیں دیتے۔ گویہ غلط عقیدہ ہی ہے [illegible]

تو ایک حد تک صحیح بھی ہے

ظاہر کی سب کیفیتیں

قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ اسی طرح ساری دماغی کیفیتیں بھی صحیح نہیں ہوتیں۔ دونوں ملکر صحیح ہوتی ہیں۔ اور اس

صحیح چیز کا مقام

کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ سوائے ان لوگوں کے جو اللہ تعالےٰ سے خبر پاتے ہیں۔ یہ مختلف نظروں کی جنگ کئی بار دنیا میں ہو چکی ہے جب بھی کوئی نبی آیا۔ اس نے اعلان کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے فتح عطا کرے گا۔ لیکن اس کے دشمنوں نے کہا۔ کہ یہ چند روز کی بات ہے۔ یہ اور اس کے ساتھی سب تباہ ہو جائینگے اب دیکھ لو کس کی نگاہ ٹھیک نکلی۔ انہی کی صحیح نکلی۔ جنہوں نے

خُدا سے خبر پاکر اعلان

کیا تھا۔ جنہوں نے اپنی عقلوں سے دیکھا تھا۔ ان کا اندازہ غلط نکلا لیکن یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اگر ان کی فتح کے پس پردہ اور سامان نہ ہوتے۔ تو دشمنوں کا وہ اندازہ جو انہوں نے ظاہری حالات کو مدنظر رکھ کر کیا تھا۔ ضرور صحیح نکلتا۔ ظاہری حالات کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ ؑ حضرت عیسیٰ ؑ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دشمنوں پر فتح پا سکتے تھے مگر آخر یہی ہوا۔ اور دنیا نے شکست کھائی

ایسا ہی ایک نظارہ

اس وقت ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ ایک انسان جو دنیا کی نظروں میں کمزور تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں۔ جو دوسرے نہیں دیکھ سکتے۔ اور جو میں دیکھتا ہوں۔ اگر سارے دیکھیں تو ولی اللہ ہو جائیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ

خُدا کی تلوار

ان کی گردنوں پر رکھی ہوئی ہے۔ اور غیب سے ان کی تباہی کے سامان ہو چکے ہیں۔ ہاں اگر مجھے قبول کرلیں۔ تو عذاب سے بچ جائیں گے۔ لیکن اگر مجھے قبول نہیں کریں گے۔ تو ایک دن آئے گا۔ کہ وہ کہیں گے۔ کاش ہماری مائیں ہمیں نہ جنتیں۔ یہ ویسا ہی

عظیم الشان دعویٰ

ہے۔ جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا۔ اور دنیا نے بھی اس کی تضحیک اور تردید اس طرح کی۔ جسطرح گزشتہ انبیاء کے مخالفوں نے کی تھی۔ حتیٰ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا۔ کہ میں نے اسے بڑھایا تھا۔ اور میں ہی اسے نیچے گراؤنگا۔ لیکن ہوا کیا۔ باوجود اس کے ہر اک نے اس کی مخالفت کی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے جیسا کہ خبر دی تھی

زور آور حملوں کے ساتھ

اس کی سچائی کو ظاہر کیا۔ دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کیا۔ وہ مخالفوں میں سے ایک ایک کو کھینچ کر لایا۔ اور اس کے جھنڈے تلے کھڑا کر دیا۔ مجھے

حافظ روشن علی صاحب مرحوم

کا ایک لطیفہ بہت پسند ہے۔ ان سے کسی کا مباحثہ ہوا۔ اس نے کہا۔ تم لوگ اپنی فتح کا اعلان کرتے پھرتے ہو۔ یہ تو بتاؤ تم ہو کتنے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ جواب تو ویسا ہی ہے۔ جیسے مرغابیاں ایک شکاری کو دیں۔ جس کے پاس دو چار مرغابیاں ہوں۔ لیکن وہ نہیں جانتیں۔ کہ وہ جب بھی بندوق چلائے گا۔ ان میں سے اور کئی مارے گا۔ اور پھر چلائے گا۔ تو اور مارے گا آخر مرغابیاں ہی مریں گی۔ پس حقیقت میں

اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیدا شدہ سامانوں

کو جو لوگ دیکھتے ہیں۔ ان کی رائے صحیح نکلتی ہے۔

اس زمانہ کے مامور

کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر ہے۔ کہ اکی جماعت بڑھے۔ اگر دشمن شور مچاتا ہے۔ تو نوح ؑ کے زمانہ میں بھی اس نے یہی کیا تھا۔ ابراہیم ؑ کے زمانہ میں بھی اس نے یہی کیا تھا۔ موسیٰ ؑ عیسےٰ ؑ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی اس نے یہی کیا تھا۔ یہ مونہہ جو تم دیکھ رہے ہو۔ یہ نہیں بولتے۔ بلکہ وہی بول رہے ہیں۔ جو

پہلے انبیاء کے زمانہ میں

تھے۔ اگر یہ اور ہوتے۔ تو ان کو کیا پتہ تھا۔ کہ پہلے انبیاء کے مخالفین بھی یہی کچھ کہتے رہے ہیں۔ پس یہ جو تمہارے بھائی رشتہ دار محلہ والے اور شہر والے کہتے ہیں۔ یہ دراصل وہی ہیں۔ جو پہلے انبیاء کے زمانہ میں تھے۔ یہ اگر اور ہوتے۔ تو انکو کیا پتہ تھا کہ پہلے انبیاء کے مخالف کیا کہتے تھے۔ اور بولتا دراصل شیطان ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ صرف ڈراتے ہیں۔ یہ

شیطان کی تخویف

ہے۔ جو وہ ہمیشہ کرتا رہا ہے۔ مگر کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ کبھی

خُدا کے پہلوان

گر گئے ہوں۔ اور شیطان غالب آگیا ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی آواز ہی اونچی رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی بیداری کے لئے دو چیزیں رکھی ہیں۔ ایک دل کی آواز ہے۔ اور ایک باہر کی۔ اندر کی بیداری اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور باہر کی بیداری کے لئے چونکہ جھنجھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے پیارے کو خود تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اس لئے یہ اس نے شیطان کے ذمہ رکھی ہے۔ وہ کانٹے کتے کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو کاٹتا ہے۔ اور انسان جاگ اٹھتا ہے پس یہ آوازیں جگانے کیلئے ہیں۔ اور یہ بیداری تکلیف کی چیز نہیں۔ کہ ہم اس سے گھبرائیں۔ بلکہ یہ

ترقیات کا موجب

ہے۔ اس لئے ان چیزوں سے کبھی مت گھبراؤ۔ یہ آواز اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ تو اس کے نتائج بھی اچھے ہوں گے۔ جس کے پاس حقیقی علم ہو۔ وہ ان باتوں سے کیسے گھبرا سکتا ہے۔ ظاہری سامانوں کو تو فلسفی بھی نہیں مانتا۔ جس کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ پھر مذہب اسے کس طرح مان سکتا ہے۔ جب اس نے اسے ترک کر دیا۔ جس کی بنیاد ہی اس پر تھی۔ تو وہ جس کی

بنیاد باطن پر

ہے۔ وہ کیسے مان سکتا ہے۔

پس یاد رکھو۔ کہ سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہیں۔ وہ جسطرح چاہے ان سے کام لے سکتا ہے۔ انسان اگر آنکھوں پر سرخ عینک لگائے۔ تو ہر چیز اسے سرخ نظر آئے گی۔ اور اگر سبز لگائے۔ تو ہر چیز سبز نظر آئے گی۔ گویا نظر عینک کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ یہی حال دنیا کا ہے اللہ تعالےٰ جو رنگ اسے دینا چاہے۔ وہ اختیار کر لیتی ہے نظر تو عینک کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی عینک دنیا کو اپنے رنگ میں رنگین کر دیتی ہے۔ وہ کہتا ہے زرد ہو جا۔ اور وہ زرد ہو جاتی ہے سوال تو صرف

انعکاس کی ضرورت

ہے ؛

پس ہمارے لئے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔ ایک چیز ہے۔ جو مقدر ہے۔ اور

ان مقدرات سے ہے

جن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ فرمایا لاتبدیل لکلمٰت اللہ جس طرح ماں کے پیٹ کے بچہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ انسان بنے۔ خواہ چھوٹا یا بڑا بہر حال وہ انسانیت کے رستے پر چلے گا۔ اگر وہ ضائع بھی ہو جائے۔ تب بھی انسانیت کے رستہ پر ہی ہو گا۔ اس کے لئے ایک رستہ مقرر ہے۔ جس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہمارے لئے مقدر ہے۔ کہ بہر حال

اللہ تعالےٰ کے مسیح کے ماننے والے

غالب آئیں گے۔ اس لئے یہ تو سوال ہی زیر بحث نہیں آسکتا کہ ہم جیتیں گے یا ہمارے مخالف

فتح اور جیت ہمارے لئے

مقدر ہو چکی ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ زید کے ہاتھ سے ہو گی یا بکر کے ہاتھ سے۔ ہماری جدوجہد یہ ہے۔ کہ لوٹ میں سے

زیادہ سے زیادہ حصہ

حاصل کر سکیں۔ یہ ہماری آپس کی کوشش ہے۔ کہ ہر ایک دوسرے سے زیادہ حصہ لوٹ میں سے لینا چاہتا ہے اور جو جتنا سچائی اور اخلاص کے ساتھ خدمت کریگا اور صحیح توکل پر قائم ہوگا۔ اسی کے مطابق وہ حصہ پائیگا پس ہمارے سامنے یہ سوال نہیں۔ کہ ہم جیتیں گے یا ہمارے مخالف۔ بلکہ یہ ہے کہ دشمن کی ہار سے زیادہ انعام کس کے حصے میں آئیں گے۔ پس حقیقت میں ہماری لڑائی غیر سے نہیں۔ بلکہ

آپس میں مقابلہ

ہے۔ یہ سوال نہیں۔ کہ ثناء اللہ جیتے گا۔ یا احمدی بلکہ یہ ہے کہ گجرات کی جماعت زیادہ حصہ حاصل کریگی۔ یا سیالکوٹ کی۔ اللہ تعالیٰ نے

ہمارے لئے فتح مقدر

کر دی ہے۔ لیکن اس میں حصہ پانے کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیا ہے کہ یہ باہم طے کر لو۔

اگر کسی کو اس کے متعلق کوئی وسوسہ ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی

نظر کمزور

ہے۔ ایک اندھا دوسرے سے رہنمائی حاصل کرتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک رستہ بتایا۔ لیکن اس میں اسے شبہ ہے۔ اور اگر ہمارے اندر

حوادث سے گھبراہٹ

پیدا ہوتی ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ایک بینا سے ہم نے راستہ نہیں پایا۔ پس ہماری جماعت کو اپنے اندر ایمان پیدا کرنا چاہیئے۔ اور ایسی نظر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم ان چیزوں کو دیکھ سکیں۔ جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا۔ اور اگر ان کو دیکھ لیں۔ تو پھر کوئی گھبراہٹ ہمارے لئے باقی نہیں رہ سکتی۔ بچوں والے گھر میں انسان روز دیکھتا ہے کہ ماں ادھر ادھر کام میں لگی ہوتی ہے۔ بچہ سوتے ہوئے اٹھتا ہے اور رونے لگ جاتا ہے۔ لیکن ماں جب کہتی ہے کہ میں پاس ہی ہوں۔ تو وہ چپ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کو فتح نظر نہیں آتی۔ اور وہ گھبرا کر روتے ہیں۔ کہ اب کیا ہوگا۔ لیکن

آسمان کے فرشتے

کہتے ہیں۔ کہ فتح قریب ہے تو تسلی ہو جاتی ہے۔ اور یوں بھی دیکھو۔ دنیا میں کون ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے کام میں روک اوٹ پیدا کر سکے۔ کیا کوئی ایسی ہستی ہے۔

اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ اور پھر خدا نے ایک فیصلہ کر دیا ہے تو اس میں

شبہ کی کیا گنجائش

ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے وعدوں پر یقین رکھیں۔ اور وہ بینائی عطا کرے۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور خدا کے دوسرے مقربین نے دیکھا۔ وہ سارے دیکھ سکیں اور ہم میں سے کوئی ایسا نہ ہو۔ جس کے دل میں

کرب اور گھبراہٹ

ہو۔ کیونکہ یہ بیماری ہے۔ جو قلت نظر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ ؎

بہاولپور کا مقدمہ تنسیخ نکاح

جرح کے متعلق مولوی جلال الدین صاحب شمس کے جواب

گزشتہ سے پیوستہ

غیر احمدی۔ متقی اور مومن ایک ہی ہیں یا الگ الگ

شمس۔ متقی مومن ہوتا ہے۔

غیر احمدی۔ متقی کے معنے کیا ہیں۔

شمس۔ پرہیزگار اور معاصی سے بچنے والا

غیر احمدی۔ الذین یؤمنون بالغیب۔ متقین کی صفت ہے یا مومنین کی۔

شمس۔ ان آیات میں متقین کے اوصاف بیان ہوئے ہیں

غیر احمدی۔ ان آیات کے اندر جس قدر امور ہیں۔ جزو ایمان ہیں یا نہیں۔

شمس۔ اس کے متعلق میں اپنے بیان میں بالتفصیل لکھا چکا ہوں۔

غیر احمدی۔ جتنی چیزیں اس آیت میں ہیں۔ ان کے علاوہ اور چیزیں تو نہیں ؟

شمس۔ یؤمنون بالغیب کی جو تشریح اپنے بیان میں لکھا چکا ہوں۔ میں اس کو اسی لحاظ سے لیتا ہوں۔

غیر احمدی روزے اور حج کا کیا ان آیات میں ذکر ہے۔

شمس۔ میں اپنے بیان میں ایمانیات کا ذکر کرتے ہوئے بتا چکا ہوں۔ کہ جو شخص کسی کتاب پر ایمان لاتا ہے جو کچھ اس کتاب میں مذکور ہے سب پر ایمان لاتا ہے

غیر احمدی۔ روزے اور حج کا فرض ماننا بھی جزو ایمان ہے

شمس۔ ہاں ضروری ہے

غیر احمدی۔ کیا اس آیت میں حج اور روزے کا ذکر ہے

شمس۔ چونکہ قرآن مجید میں ان کا ذکر ہے۔ اس لئے ماننا ضروری ہے۔

غیر احمدی۔ الذین یؤمنون بالغیب الخ میں بعد کی وحی کا ذکر ہے۔

شمس۔ اگر کسی مدعی کی صداقت قرآن مجید سے ثابت ہو جائے۔ تو اس کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے۔

غیر احمدی۔ کیا اس میں اس کا تصریحاً ذکر ہے ؟

شمس۔ جس قسم کی کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ ایسی بعد میں آنے والی کسی وحی و کتاب کا اس میں ذکر نہیں۔

غیر احمدی۔ ما انزل من قبلک سے کیا مراد ہے

شمس۔ اس سے وحی تشریعی مراد ہے یا وہ جو مستقل انبیاء پر نازل ہوئی۔

غیر احمدی۔ ایک مسلمان جو تمام امور کو مانتا ہے جہاد کو حلال سمجھتا ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے

شمس۔ جہاد کو ہم بھی حرام نہیں کہتے۔

غیر احمدی۔ دینی لڑائی کو ؟

شمس۔ دینی لڑائی کو تلوار کے ساتھ ایسی حکومت سے جو خود بھی دینی لڑائی کے لئے تلوار نہیں اٹھاتی۔ ہم جائز نہیں سمجھتے۔

غیر احمدی۔ جو حکومت ہم سے دینی لڑائی لڑتی ہے

شمس۔ اگر کوئی ایسی حکومت ہو۔ جس سے دینی لڑائی لڑنے کے شروط پائے جائیں تو دینی لڑائی جائز ہے

غیر احمدی۔ بعث بعد الموت کا کیا مطلب ہے

شمس۔ ہم اس کو مانتے ہیں کہ موت کے بعد ایک حیات ہوگی۔

غیر احمدی۔ کہاں سے ہوگی۔

شمس۔ خواہ کسی جگہ سے ہو۔

غیر احمدی۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کیا مطلب ہے۔

شمس۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوا کسی کی عبادت کرنا جائز نہیں۔

غیر احمدی۔ خدا کے سوا کسی اور میں شان الوہیت پائی جاتی ہے۔ یا نہیں۔

شمس۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں الوہیت نہیں پائی جاتی۔

غیر احمدی - اگر کسی کا کشف ہو کہ مجھ میں الوہیت موجزن ہے۔ تو اس کا کیا حکم ہے۔

شمس - جو کشف میں یہ دیکھے کہ مجھ میں شان الوہیت موجزن ہے تو وہ مومن ہے۔ متقی ہے۔ راستباز ہے اور موحد باللہ ہے۔ اور وہ کشف اس تعبیر کے مطابق لیا جائیگا۔ جو وہ خود کرے۔

غیر احمدی - اگر کوئی شخص انا ربکم الاعلیٰ کہے۔ تو اس کی توجیہہ ہو سکے گی۔

شمس - فرعون نے یہ کہکر اپنے عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ اور قرآن مجید میں اس کی کوئی توجیہہ بیان نہیں کی گئی۔ اور نہ یہ فرعون کا کشف اور رؤیا ہے۔

غیر احمدی - اگر کوئی اس کی توجیح کرے۔ تو اس کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔

شمس - جب توجیہہ سامنے آئیگی تو اس کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا۔

غیر احمدی - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف رسالت کا اقرار کافی ہے۔ یا آپ کو خاتم النبیینؐ ماننا بھی ضروری ہے۔

شمس - آپ کو خاتم النبیین ماننا بھی ضروری ہے۔ اور گو دسلہ میں آپ کی رسالت کا اقرار لازمی ہے۔ مگر چونکہ قرآن مجید نے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کی ہے۔ اس لئے حضور کو خاتم النبیین ماننا ازبس ضروری ہے۔

غیر احمدی - امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یقولوا لاالٰہ الا اللہ۔ حدیث ہے؟

شمس - ہاں حدیث ہے۔

غیر احمدی - حتیٰ یقولوا لاالٰہ الا اللہ۔ میں حتیٰ کا کیا مطلب ہے۔

شمس - حدیث میں مذکورہ امور کے مطابق اگر لاالٰہ الا اللہ کہیں تو پھر ان سے قتال جائز نہیں۔

غیر احمدی - اگر ان میں قتال کے شروط پائے جائیں تو لڑنا چاہیئے یا نہیں۔

شمس - اگر شرط پائے جائیں تو قتال جائز ہے۔

غیر احمدی - وقاتلوھم حتیٰ لاتکون فتنۃٌ ویکون الدین کلہٗ للہ۔ کا کیا ترجمہ ہے۔

شمس - اور ان سے لڑو (جن سے جنگ شروع ہے) یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور اطاعت پوری پوری اللہ کے لئے ہو۔ یا دین پورا پورا اللہ کے لئے ہو اس فتنہ سے مراد جیسا کہ بخاری کی حدیث سے ثابت ہے یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان ہوتا تو کافر اسے محض اسلام قبول کرنے کی وجہ سے قتل کر دیتے یا ہمیشہ عذاب میں رکھتے۔

غیر احمدی - اگر اب کوئی جہاد میں قتل ہو۔ تو کیا وہ شہید ہوگا

شمس - اگر شروط جہاد پائی جائیں۔ اور پھر کوئی مسلمان لڑتا ہؤا مارا جائے۔ تو وہ شہید ہوگا۔

غیر احمدی - اس زمانہ میں اگر جہاد کی شروط پائی جائیں تو جہاد منسوخ تو نہیں۔

شمس - ہاں اگر شروط پائی جائیں تو منسوخ نہیں۔

غیر احمدی - گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کے صفحہ ۱۵ کے یہ الفاظ پڑھ دیجئے۔

شمس - "اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ مگر اپنے نفسوں سے جہاد باقی ہے"

غیر احمدی - اگر کوئی شخص دین کی کسی چیز کو بدل دے تو اس کا کیا حکم ہے۔

شمس - اگر کوئی شخص شریعت کے کسی حکم کو جس کا پایا جانا اس وقت ضروری ہو۔ منسوخ کرتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل جائز نہیں

غیر احمدی - مرزا صاحب نے حج کیا۔

مختار - یہ غیر متعلق بات ہے۔

غیر احمدی - استطاعت تھی یا نہیں

مختار - اس کا بحث سے کوئی تعلق نہیں۔

غیر احمدی - حج فرض ہے۔

شمس - ہاں فرض ہے۔

غیر احمدی - مسیح موعود کی علامات میں سے حج کرنا بھی ہے

شمس - مسیح موعود کی شناخت میں حج کرنا متنازعہ فیہ امر ہے۔ اور یہ صحیح نہیں کہ مسیح موعود خود جاکر حج کریگا اور اگر کوئی ایسی روایت ہو تو وہ خبر واحد ہونے کی وجہ سے اعتقاد کی بنا قرار نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ ایسا مدعی جس کی صداقت قرآن مجید سے ثابت ہو چکی ہو۔ اسے ایک روایت کی بنا پر جھوٹا نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بلکہ اس روایت کو چھوڑ دیا جائیگا

غیر احمدی - مرزا صاحب کے عقائد جن کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں وہ منسوخ تو نہیں۔

شمس - جن کتابوں سے میں نے اپنے بیان میں حوالے دئے ہیں ان میں سے کوئی کتاب بحیثیت پوری کتاب کے منسوخ نہیں۔ ہاں جس بات کو خود حضرت مسیح موعود منسوخ قرار دیں۔ وہ منسوخ سمجھی جائے گی۔

غیر احمدی - کیا نبوۃ کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کیا۔

شمس - ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ اپنے لئے نبی کا لفظ بمعنی محدث استعمال کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے محدث کا لفظ ترک کر دیا۔ اور اپنے آپ کو نبی کہا۔

غیر احمدی - مرزا صاحب مبلغ اسلام یا مصلح تھے؟

شمس - آپ مبلغ اسلام بھی تھے مصلح۔ مجدد۔ محدث اور نبی بھی تھے

غیر احمدی - امام الزمان کا دعویٰ بھی تھا۔

شمس - ہاں

غیر احمدی - کیا خلیفہ الٰہی اور خدا کے جانشین بھی تھے؟

شمس - ہاں حضرت آدم کی طرح آپ خدا کے خلیفہ تھے۔

غیر احمدی - ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں ؛ نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

کیا مرزا صاحب کا شعر ہے؟

شمس - ہاں آپ کا شعر ہے۔

غیر احمدی - مرزا صاحب کا مہدی ہونے کا بھی دعویٰ ہے

شمس - ہاں آپ امام مہدی ہیں۔

غیر احمدی - کیا آپ نبی امتی۔ ظلی۔ بروزی وغیرہ بھی تھے۔

شمس - ہاں۔

غیر احمدی - اہل قبلہ سے کیا مراد ہے۔

شمس - اس سے مراد مسلمان ہیں جو مکہ مکرمہ میں واقع شدہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اور جن عقائد کا ایک مسلمان کیلئے ماننا ضروری ہے ان کو مانتے ہیں جیسا کہ میں اپنے بیان میں ذکر کر چکا ہوں

غیر احمدی - قبلہ کی تعریف کیا ہے۔ **شمس** - وہی جو میں نے ابھی بیان کی ہے

غیر احمدی - قرآن پاک آخری کتاب کس پر اتری۔

شمس - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ قرآن مجید بلحاظ شریعت آخری کتاب ہے۔ اور حضرت رسول مقبول اس لحاظ سے آخری نبی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئیگا

غیر احمدی - ؎

اندریں دیں آمدہ ازبادریم ؛ ہم بریں از دار دنیا بگذریم

(سراج منیر) کیا مرزا صاحب آخر تک اس پر قائم رہے۔

شمس - ہاں آپ آخیر تک اسی پر قائم رہے۔

غیر احمدی - اہل سنت کی اجماعی رائے کی کیا تعریف ہے

شمس - اہل سنت سے عام طور پر حنفی، شافعی۔ مالکی اور حنبلی مراد لئے جاتے ہیں لیکن ہر وہ شخص جو یہ کہے کہ میں سنت کا تابع ہوں اہل سنت سے ہو سکتا ہے

غیر احمدی - کیا کل نبراس صحیح ہے۔

شمس - بعض باتیں ایسی ہیں جن کو میں صحیح نہیں سمجھتا

غیر احمدی - مثلاً۔

شمس - میں نے اصولاً جواب دیدیا ہے۔ آپ کوئی بات پیش کریں۔ میں اس کے متعلق بتا دونگا کہ صحیح ہے یا غلط

غیر احمدی - شرح فقہ اکبر جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے کس کی ہے

شمس - ایک ملا علی قاری والی اور ایک حیدر آبادی مطبوعہ دونوں سے میں نے حوالے دئے ہیں۔

غیر احمدی۔ بخاری کی حدیث من بدّل دینہ فاقتلوہ صحیح ہے؟

شمس۔ یہ مرتد کی بحث سے تعلق رکھتی ہے۔

جج۔ یہ غیر متعلق ہے

غیر احمدی۔ اس کی کیا سزا ہے۔

شمس۔ قرآن مجید اور احادیث کی رو سے محض ارتداد کی سزا قتل نہیں۔ مثلاً اگر کوئی مسلمان آدمی عیسائی ہو جائے تو صرف اس وجہ سے وہ واجب القتل نہیں ہو گا۔ کہ عیسائی ہو گیا ہے۔

غیر احمدی۔ جس قدر آیات۔ احادیث اور اقوال فقہ پیش کئے گئے۔ وہ احتمالی ہیں

شمس۔ میں نے قرآن و حدیث سے جو باتیں پیش کی ہیں۔ ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔

غیر احمدی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم کا کیا مطلب ہے

شمس۔ دینی معاملات میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فیصلہ ماننا ضروری ہے۔

غیر احمدی۔ کسی اور شخص کا فیصلہ رسول اللہ کے مقابلہ میں مانا جائے گا؟

شمس۔ جو خلاف ہو گا نہیں مانا جائے گا۔

غیر احمدی۔ اہل کتاب کی تعریف؟

شمس۔ جنکو خدا کی طرف سے کوئی کتاب کسی نبی کی معرفت ملی۔ وہ اہل کتاب ہیں

غیر احمدی۔ قرآن مجید میں اہل کتاب کا لفظ۔ یہود نصاریٰ پر بھی استعمال ہوا ہے۔

شمس۔ ہاں ہوا ہے

غیر احمدی۔ اہل کتاب سے مراد قرآن مجید میں مسلمان بھی ہیں

شمس۔ قرآن میں مسلمانوں کے لئے بظاہر یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ورنہ یوں مسلمان بھی اہل کتاب ہیں

غیر احمدی۔ صوفیاء اور اولیاء کے اقوال حجت شرعی ہیں؟

شمس۔ صوفیاء کرام اولیاء عظام کے اقوال اگر قرآن و حدیث کے مخالف نہیں۔ تو معتبر ہیں

غیر احمدی کیا امور شرعیہ کی تاویل ہو سکتی ہے۔

شمس تاویل کے متعلق جو اصل میں اپنے بیان میں لکھ چکا ہوں۔ اس کے مطابق تاویل ہو سکتی ہے

غیر احمدی جن علماء کا آپ نے مسئلہ تکفیر میں ذکر کیا ہے۔ وہ آپ کو تو کافر نہیں کہتے

شمس۔ آپ ان کے نام بتائیں

غیر احمدی۔ کیا ان سب علماء کے اقوال جو آپ نے لکھے ہیں۔ وہ صحیح ہیں

شمس۔ جو اقوال میں نے اپنے بیان میں استدلالاً لکھے ہیں۔ اور ان کو صحیح قرار دیا ہے۔ وہ میرے نزدیک صحیح ہیں

غیر احمدی۔ فتویٰ سوالات پر دیا جاتا ہے۔ یا حالات بھی دیکھے جاتے ہیں

شمس۔ جب کسی کے متعلق فتوے دیا جائے گا۔ تو اس کے حالات اور اقوال کو مدنظر رکھنا ضروری ہو گا۔ اور اس کی نیت کو بھی جبکہ اس نے خود تصریح کی ہو

غیر احمدی۔ اگر مفتی۔ ان تمام واقعات کی تحقیق کے بعد فتوے دیدے۔ تو وہ حدیث عود کفر کے ماتحت کافر تو نہیں ہو گا۔

شمس۔ فتوے دینے والا اگر طاقت رکھتا ہے۔ کہ حالات و اقوال کی تحقیق کر سکے۔ تو اس کو تمام باتوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر ثابت ہو جائے۔ کہ وہ اقوال جو مفتی کے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ موجب کفر ہیں۔ اور ان کی تاویل نہیں ہو سکتی۔ تو وہ فتوے کفر دے سکتا ہے۔

غیر احمدی۔ علماء نے جو تکفیر کی وجوہات بیان کی ہیں۔ وہ سب کی سب یہی ہیں

شمس گواہوں نے جو وجوہات تکفیر پیش کی تھیں۔ ان کا رد میں نے کیا ہے۔ اگر اس کے علاوہ ہوں۔ تو وہ ہمارے سامنے نہیں۔

غیر احمدی کیا البحر الرائق اور دوسری فقہ کی کتابوں میں فتوے دینے کے متعلق کوئی اصل لکھا ہے۔

شمس۔ اس میں یہ لکھا ہے۔ کہ ان باتوں میں سے اکثر کے متعلق میں فتوے نہیں دیتا۔ اور اگر کسی کلام کا محل حسن نکل سکے۔ تو اسی کے مطابق فتوے دیا جائے گا۔ اور یہ بھی فقہ کی کتابوں میں آیا ہے۔ کہ اگر کسی کلام میں ۹۹ وجوہ تکفیر موجود ہوں۔ اور صرف ایک وجہ ایمان کا احتمال ہو۔ تو اس پر کفر کا فتوے نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن باوجود اس کے مولویوں نے اس کے خلاف فتوے دیئے ہیں۔

غیر احمدی شعار کفریہ پر کیا کفر کا لفظ اطلاق پا سکتا ہے؟

جج یہ آ چکا ہے

غیر احمدی متفق علیہ اور مختلف فیہ میں کیا فرق ہے

جج۔ اس سوال کی ضرورت نہیں۔ اصل مسئلہ پوچھے

(باقی)

جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء

پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

۱۸۲ چودہری مہر الدین صاحب ضلع لائلپور
۱۸۳۔ اللہ بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۸۴۔ برکت علی صاحب "
۱۸۵۔ علی محمد صاحب "
۱۸۶۔ غلام نبی صاحب "
۱۸۷۔ عبد الغنی صاحب "
۱۸۸۔ بہادل دین صاحب "
۱۸۹۔ نواب الدین صاحب "
۱۹۰۔ فیروز الدین صاحب "
۱۹۱۔ محکم الدین صاحب "
۱۹۲۔ مولوی کریم اللہ صاحب "
۱۹۳۔ نواب الدین صاحب "
۱۹۴۔ محمد علی صاحب "
۱۹۵۔ نور ماہی صاحب ضلع لاہور
۱۹۶۔ ظفر اللہ خان صاحب "
۱۹۷۔ اللہ دتا صاحب ضلع گورداسپور
۱۹۸۔ محمد علی صاحب " سیالکوٹ
۱۹۹۔ جعفر خان صاحب " راولپنڈی
۲۰۰۔ تاج الدین صاحب " گورداسپور
۲۰۱۔ سردار محمد صاحب " "
۲۰۲ سردار خان صاحب " سیالکوٹ
۲۰۳۔ چودہری غلام محمد صاحب " گورداسپور
۲۰۴۔ عبد الرحمن صاحب " لاہور
۲۰۵۔ میاں معراج الدین صاحب "
۲۰۶ میاں محمد علی صاحب "
۲۰۷ میاں قطب الدین صاحب "
۲۰۸ غلام قادر صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۰۹۔ جلال صاحب " ملتان
۲۱۰ مرزا گلزار حسین صاحب " جہلم
۲۱۱۔ خوشی محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۱۲ عبد الحمید خانصاحب راجہ بازار بمبئی
۲۱۳ محمد لطیف صاحب ضلع گورداسپور
۲۱۴۔ لعل الدین صاحب " "
۲۱۵۔ تھقا صاحب " "
۲۱۶ مو، سیل محمد صاحب سندھ
۲۱۷۔ مہر نبی بخش صاحب " گورداسپور
۲۱۸۔ عبد الرحمن صاحب "
۲۱۹۔ ہریہ صاحب "
۲۲۰۔ علم الدین صاحب "
۲۲۱۔ عبد الرحمن صاحب "
۲۲۲۔ غلام محمد صاحب "
۲۲۳۔ علم الدین صاحب "
۲۲۴۔ علی محمد صاحب "
۲۲۵۔ اللہ دتا صاحب "
۲۲۶ ملکہ ولد اللہ داد ضلع سرگودہا
۲۲۷۔ احمد بخش صاحب "
۲۲۸۔ مختار احمد صاحب ضلع کیمبلپور
۲۲۹۔ یوسف علی صاحب " جالندھر
۲۳۰۔ غلام حسین صاحب " جموں
۲۳۱۔ جماعت علی خانصاحب " سیالکوٹ
۲۳۲۔ اللہ بخش صاحب " سرگودہا
۲۳۳۔ عبد الرحمن صاحب جنجوعہ " گوجرانوالہ
۲۳۴۔ عبد الغنی صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۳۵۔ اللہ بخش صاحب "
۲۳۶۔ شمس الدین صاحب "
۲۳۷۔ محمد عبد اللہ صاحب "
۲۳۸ حبیب حسن صاحب فیروزپور
۲۳۹ عبد الرحمن صاحب ضلع ہزارہ
۲۴۰۔ محمد اسمٰعیل صاحب لاہور
۲۴۱۔ ابراہیم صاحب ضلع جالندھر

286

ضرورت

بی - ایس - سی - اور میٹرک پاس نوجوانوں کی ایک مقام پر ضرورت ہے - میٹرک پاس کے لئے ۴۰- ۴ - ۱۲۰ کا گریڈ ہوگا - اور بی ایس سی کیلئے ۱۷۵- ۵ - ۱۲۰ - ایسے احباب فوراً درخواستیں امور عامہ میں بھجوا دیں - ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس حال میں لاہور منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان اور برما کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے مندوبین کے علاوہ میسور گوالیار۔ جموں کشمیر کوہاپور اور کوچین وغیرہ ریاستوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اس میں متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے جن میں سے بعض یہ ہیں۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کی اصلاحات صرف اسی صورت میں مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہونگی۔ جبکہ یونیورسٹی کے ایگزیکٹو اور اکیڈمیک ڈیپارٹمنٹ میں ان کے حقوق کا مؤثر طریق پر تحفظ کیا گیا۔ مسلمانوں کا اعتماد حاصل کرنے کے لئے اس دفعہ جب وائس چانسلر کا عہدہ خالی ہو۔ تو اس پر کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے۔ اینگلو ورنیکلر تعلیم میں مسلمانوں کے افلاس اور پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری گرانٹوں میں انہیں زیادہ حصہ دیا جائے۔ اور جہاں گورنمنٹ اور بورڈ سکول نہ ہوں وہاں مقامی انجمنوں کو فراخدلانہ گرانٹ دی جائے تاکہ وہ اسلامیہ سکول جاری کر سکیں۔ گورنمنٹ اور بورڈ گرلز سکولوں کے سٹاف میں مسلمانوں کا تناسب کم از کم پچاس فیصدی ہونا چاہیئے۔ اور لڑکیوں کے سرکاری کالجوں میں یعنی لیڈی میکلیگن ہائی سکول اور کوئین میری کالج میں مسلم سٹاف کو مضبوط بنایا جائے۔ گورنمنٹ اور بورڈ سکولوں میں ذریعہ تعلیم اردو ہو اور اردو لازمی مضمون قرار دیا جائے۔ اسی طرح اینگلو ورنیکلر سکولوں کی فیس میں اضافہ کے خلاف اظہار تشویش کیا گیا۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے فری پریس جرنل کو لکھا ہے کہ میں کلکتہ یونیورسٹی کے تعاون سے ورنیکلر زبانوں کے ایسے الفاظ کی فہرست تیار کر رہا ہوں۔ جو موجودہ سائنٹیفک الفاظ کے مترادف ہوں۔

گاندھی جی نے ۱۶ اپریل کو یروداجیل میں دو مقامی اچھوت لیڈروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندو قوم نے آپ کے ساتھ انصاف نہ کیا۔ تو میں برت رکھونگا۔

سی پی گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ سول پنشنروں کی پنشنیں جو پہلے ہر مہینہ کی یکم تاریخ کو ادا کردی جاتی تھیں۔ آئندہ ۳ اور ۲۰ تاریخ کے درمیان ادا کی جایا کریں گی۔ علاوہ اس کے جن کی پنشنیں زیادہ ہونگی ان کو جلدی ادا کی جائینگی اور جن کی پنشنیں کم ہونگی ان کی بعد میں۔

جاپان اور روس کے تعلقات چینی مشرقی ریلوے کے ڈبوں کے سلسلہ میں ایک جھگڑے کی وجہ سے سخت کشیدہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ جاپانی گورنمنٹ نے سوویٹ گورنمنٹ کو تحریری نوٹس دیا ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر ۸۸ انجن ۱۹۴ مسافر گاڑیوں کے ڈبے اور ۲۰۰ ۳ مال گاڑیوں کے ڈبے واپس کردے۔ ورنہ سخت کارروائی کی جائیگی۔ جاپانی گورنمنٹ کے بیان کے مطابق روسی مزدور یہ سامان چینی مشرقی ریلوے کے منچورین حصہ سے اٹھا لے گئے تھے۔ لیکن سوویٹ گورنمنٹ کا بیان ہے کہ اس کے پاس اس ریلوے کا کوئی سامان نہیں۔

حاجیوں کا پہلا جہاز "رحمانی" ۳۰ ماہ حال کو اٹھارہ سو حاجیوں کے ساتھ جدہ سے روانہ ہوچکا ہے جو ۱۲ اپریل کو کراچی پہنچ جائیگا۔ دوسرا جہاز "خسرو" ۱۵۰۰ حاجیوں کے ساتھ ۲۲ کو پہنچیگا۔

وزیر اعظم نے ۱۵ اپریل کو دارالعوام میں بتایا کہ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ساتھ قرضہ ہائے جنگ کے مسئلہ پر گفتگو کرنے والے ہیں آپ نے بتایا کہ دونوں حکومتیں اس بات پر متفق ہیں کہ اس مسئلہ کا اطمینان بخش تصفیہ کیا جائے۔ اس کے بعد آپ امریکہ روانہ ہوگئے۔

صوبہ بہار کے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ سر گنیش دت سنگھ نے پٹنہ یونیورسٹی کو مزید دو لاکھ روپیہ کا عطیہ پیش کیا ہے۔ اس سے پہلے سر موصوف ایک لاکھ روپیہ دے چکے ہیں۔ آپ کا مقصد یہ ہے کہ میڈیکل اور سائنٹیفک تعلیم کے لئے اس رقم سے وظائف دئے جائیں۔

حکومت برما نے کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈپٹی چیف انجینئر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ تعمیرات اور سڑک برانچ کے عہدہ کو یکم مئی ۱۹۳۲ء سے اڑا دیا ہے۔

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنر جنرل نے بحری کسٹم ایکٹ کے ماتحت ایک حکم کے ذریعہ ہوائی جہاز اور ہوائی جہاز کے پرزے بری راستہ سے صوبہ شمال مغربی سرحدی اور ان پولیٹیکل ایجنسیوں میں لانے کی ممانعت کردی ہے جو گورنر صوبہ سرحد کے ماتحت ہیں اگر ہوائی جہاز یا ان کے پرزے خشکی کے راستہ سے ممنوع علاقوں میں منگانے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ تو اس کے لئے صوبہ سرحد کے گورنر کی اجازت حاصل کرنی پڑیگی۔ برٹش بلوچستان اور بلوچستان ایجنسی میں بھی اسلحہ جات لانے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ اور ممنوعہ اشیاء لانے کے لئے چیف کمشنر بلوچستان کی اجازت حاصل کرنی پڑے گی۔

میکسیکو میں گورنمنٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہے جس کے رو سے پادریوں کو گرجوں کے نزدیک مکانوں میں رہنے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ اسی طرح جو پادری رجسٹرڈ نہیں ہیں انہیں خاص رسوم ادا کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ ان احکام کی خلاف ورزی میں اب تک بہت سے پادری سزایاب ہوچکے ہیں۔

میسور کی جیل ریفارم کمیٹی نے ایک رپورٹ مرتب کی ہے جس میں ریاست کے جیل خانہ جات کے حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے سفارش کی ہے کہ قیدیوں کو موجودہ مکروہ لباس کی بجائے اچھی پوشاک دی جائے۔ قیدی کی گردن میں ٹکٹ اور دھاگا نہیں ڈالنا چاہیئے تاکہ ہمیشہ اسے اپنی ذلت یاد نہ آتی رہے۔ قیدیوں کو صابن حجامت بنانے کا سامان دانتوں کا برش اور کنگھا وغیرہ استعمال کرنے کی بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ انہیں گھریلو صنعتیں اور زراعتی فنون سکھلائے جائیں۔ فٹ بال ڈرل جمناسٹک وغیرہ کھیلوں کے سامان مہیا کئے جائیں اور عورتوں سے زیادہ فیاضانہ سلوک کرنا چاہیئے۔ موت کی سزا اور بید زنی وغیرہ سزائیں منسوخ کردینی چاہئیں۔

ڈیلی میل کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ جاپان کے سوتی کپڑا تیار کرنے والوں کی فیڈریشن کے ایک اجلاس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ جاپان اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ کی منسوخی کے بعد کپڑا بننے کے کارخانوں کے مالک کیا طرز عمل اختیار کریں۔ فیڈریشن کے صدر نے کہا کہ جو قدم گورنمنٹ ہند نے اٹھایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لنکاشائر جاپان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ بایں ہمہ فیڈریشن عدورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کر رہی ہے جس میں اسے جاپانی گورنمنٹ کی حمایت کا بھی یقین ہے۔

انگلستان میں مقیم یہودیوں نے جرمن مال کا بائیکاٹ شروع کردیا ہے۔

بڈھلاڈا ضلع حصار میں مسلمانوں کا خون بہانے والے مجرموں میں سے تقریباً ۷ ماہ کی جدوجہد کے بعد دو اشخاص ضلع فیروزپور میں ۱۷ اپریل کو پکڑے گئے۔ مفروروں اور پولیس کے درمیان تصادم بھی ہوا جس سے ایک ملزم ہلاک ہوگیا۔ دوسرا شخص بلدیو سنگھ نامی گرفتار کرلیا گیا ہے۔

جرمنی میں حال ہی میں تین انگریزوں کو اینٹی کمیونسٹ ڈکمیونسٹ لٹریچر تقسیم کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا تھا برٹش سفیر کی مداخلت پر انہیں رہا کردیا گیا ہے مگر حکم دیا گیا ہے کہ وہ تین دن کے اندر ملک کی حدود سے باہر نکل جائیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی